Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۸ شہادت ۱۳۵۴ ہش ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ء	نمبر ۹۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل رات کچھ دیر دورانِ سر کی تکلیف رہی۔ ابھی شوگر کنٹرول میں نہیں آئی جس کا فکر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۲۸ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر درد کی تکلیف ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ کراچی سے اطلاع آئی ہے کہ مرزا شمیم احمد صاحب کو گھر لے آئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں نے دس قدم سے زیادہ چلنے کی ممانعت کی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو نیز محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور مکرم مرزا شمیم احمد صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے چھوٹے بھائی عزیز منور احمد صاحب چیمہ کی اہلیہ کے ہاں مشن ہسپتال لائلپور میں بذریعہ اپریشن بچہ پیدا ہوا جو فوت ہو گیا ہے۔ زچہ کی حالت خطرہ میں ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(نصیر احمد شاد مربی سلسلہ احمدیہ)

تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازئ طبع کی وجہ سے تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں

احباب نے نہ صرف لازمی چندہ جات کی بر وقت ادائیگی کرنی ہے بلکہ بقایا جات کو بھی پورا کرنا ہے

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال آمد)

احباب کو علم ہے کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں اور ان چند ایام میں احباب نے نہ صرف لازمی چندہ جات کی بر وقت ادائیگی کرنی ہے بلکہ بقایا جات کو بھی پورا کر کے اپنے فرض کو ادا کرنا ہے جماعتِ احمدیہ ایک زندہ اور فعّال جماعت ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی یہی ہے کہ مومنین کا ایک ایسا گروہ قائم ہو جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی اور ایثار کرنے کو تیار ہو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"جماعت نے اس تحریک میں بھی حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانیاں دیں۔ یہ جماعت بڑی قابلِ رشک جماعت ہے۔ یہاں پر بھی اور دوسری جگہوں پر بھی احباب کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے اور انتہائی طور پر مالی قربانی دی جاتی ہے۔" (الفضل ۹۔ اپریل ۱۹۷۵ء)

عہدیدارانِ جماعت کی اطلاع کے لئے خصوصیت سے یہ گزارش ہے کہ وصولی میں ابھی خاصی کمی ہے اسے دور کرنے کے لئے اِن دِنوں عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ انتہائی محنت اور خاص توجہ سے کام کرنے کی ضرورت ہے جب تک امراء اور صدر صاحبان نیز سیکرٹریانِ مال اور دیگر احباب انتہائی جدّوجہد نہ فرماویں ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ ربوہ میں لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصّہ آمد۔ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) کے داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہونے کی آخری تاریخ ۱۰ مئی (ہجرت) مقرر کی گئی ہے پس عہدیدار اصحاب اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے بجٹ تجویزہ کے مطابق نہ صرف لازمی چندوں کی وصولی فرماویں بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اپنے بجٹ سے آگے نکلنے کی کوشش بھی فرماویں کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

"میں اپنے ربِ کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دیگا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے ہم تو اسکے عاجز بندے ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء)

۱۰ ہجرت/مئی تک لازمی چندہ جات کی جملہ رقوم ضرور داخل خزانہ ربوہ ہو جانی چاہئیں ۞

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ر شہادت ۱۳۵۴ھ
۲۸ر اپریل ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاناتِ الٰہیہ کی تضحیک اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو اصلاحِ خلق کی غرض سے اُس وقت ہی مبعوث کرتا ہے جب گمراہی و ضلالت اور اس کے نتیجہ میں رُونما ہونے والا فساد و بگاڑ بہت بڑھ جاتا ہے۔ عام طور پر نیکیاں مفقود ہو جاتی ہیں اور ان کی جگہ قسم ہا قسم کی بدیاں اور بُرائیاں لے لیتی ہیں۔ عام گمراہی و ضلالت اور اس کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے فساد و بگاڑ کے باوجود اُسوقت اور اُس زمانہ میں لوگوں کی حالت ہوتی قابلِ اصلاح ہے بھی تو خدا تعالیٰ اپنے مامور کو مبعوث فرما کر ان کی اصلاح کا انتظام کرتا ہے۔

جو لوگ اُس مامور پر ایمان لا کر اُس کے پیغام کو قبول کر لیتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی ہستی پر پُورا پُورا انقلاب لانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں حتّٰی کہ بالکل نئے انسان بن جاتے ہیں۔ وہ اپنی خواہشات کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ خواہشات کو تج کر رضائے الٰہی کی راہوں پر قدم مارتے ہیں اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے جب تک کہ انہیں نفسِ مطمئنہ کی شکل میں رضائے الٰہی نصیب نہ ہو جائے۔ برخلاف اس کے وہ بگڑے ہوئے لوگ جو اُس مامور کو قبول نہیں کرتے اور اُس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ رُوحانی اور اخلاقی اعتبار سے ان کا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے ہی قعرِ مذلت میں ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے اُن نشانوں کی تکذیب کی وجہ سے جنہیں وہ اپنے مامور کی صداقت کے ثبوت کے طور پر ظاہر فرماتا ہے وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کے باعث قعرِ مذلت میں اَور زیادہ نیچے ہی نیچے گرتے چلے جاتے ہیں۔ اخلاق اور رُوحانیت کے اعتبار سے ان کا اَور زیادہ تباہ حال ہونا اور ہوتے چلے جانا ان کی گمراہی کو نمایاں سے نمایاں تر کرتا چلا جاتا ہے۔ ظاہری قوت و طاقت اور دولت و ثروت کے باوجود رُوحانی اعتبار سے وہ اُس وقت تک گرتے ہی چلے جاتے ہیں جب تک کہ وہ نفسانی خواہشات کی پیروی سے باز آ کر مامور من اللہ کی آواز پر کان نہ دھریں اور اُس کی نصائح پر عمل پیرا اور اُس کی قوّتِ قدسیہ سے فیضیاب ہو کر نیکی اور تقوٰی کی راہ پر گامزن نہ ہوں۔

چنانچہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتّٰی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام زمانوں اور تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور کفّارِ مکّہ نے آپؐ کی دعوت کو قبول نہ کیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانوں کو تضحیک کا نشانہ بنا کر تباہی کی راہ اختیار کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی کہ آپؐ سابقہ نافرمان قوموں کی روش اور اُن کا انجام یاد دلا کر کفّارِ مکّہ کو اپنی تباہ کُن روش سے باز آنے کی تلقین کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(الاعراف آیات ۱۷۶، ۱۷۷)

ترجمہ:۔ اور اُنہیں اُس شخص کے حالات پڑھ کر سُنا جس کو ہم نے اپنے نشانات دئے تھے۔ پھر وہ ان سے پھسل کر الگ ہو گیا تھا۔ پس شیطان اس کے پیچھے چلا اور وہ گمراہوں میں جا شامل ہوا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (نشانوں) کے ذریعہ سے اُونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جاگرا۔ اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ پس اُس کی حالت اُس کُتّے کی حالت کی طرح ہے جسے (مارنے کے لئے) تُو کوئی چیز) اُٹھائے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے اور اگر تُو اُسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال اُس قوم کا ہے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ پس تُو یہ حالات اُن کو سُنا تا کہ وہ کچھ سوچیں۔

اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر واضح فرمایا ہے کہ ایسے لوگ زمین کی طرف اس لئے اور زیادہ گرتے اور اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے قعرِ مذلت میں اَور زیادہ نیچے ہی نیچے پھسلتے چلے جاتے ہیں کہ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھتے نہیں، کان رکھنے کے باوجود سُنتے نہیں اور دل اور دماغ رکھنے کے باوجود سوچتے اور سمجھتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی ناقدری کرتے اور انہیں تضحیک کا نشانہ بناتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی حالت جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے اور بہیمیت اور درندگی اور بے حیائی میں جانوروں پر بھی سبقت لے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ:۔ اور ہم نے جنّوں اور انسانوں کو (رحمت کے لئے) پیدا کیا ہے مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر (اصل بات یہ ہے کہ) وہ بالکل غافل ہیں۔

مزید بر آں اللہ تعالیٰ نے کفّارِ مکّہ کے متعلق واضح فرمایا کہ ان میں سے جن کے اندر تھوڑی بہت صلاحیت موجود ہے وہ تو از خود راہِ راست پر آ جائیں گے البتہ باقی لوگ جب تک عذاب الیم کو نہ دیکھ لیں حق کو قبول نہ کریں گے چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَوْ جَاۗءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

(یونس آیات ۹۶ تا ۹۸)

ترجمہ:۔ اور تُو اُن لوگوں میں سے ہرگز نہ بن جنہوں نے اللہ کے نشانوں کو جھٹلا دیا ہے ورنہ تُو نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ جن لوگوں کے متعلق تیرے رب (کی طرف سے ہلاکت کی) خبر آ چکی ہے وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر ان کے پاس ہر قسم کے نشان بھی آ جائیں تب بھی وہ اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کفّارِ مکّہ میں سے اکثر لوگ نشانوں کو جھٹلانے نیز شوخیوں شرارتوں اور مظالم میں بڑھتے چلے جانے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم رہے۔ اپنی اس روش اور اپنی اِن کرتوتوں کی وجہ سے وہ اخلاقی لحاظ سے اَور زیادہ گرتے چلے گئے حتّٰی کہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے مصداق بنے بغیر نہ رہے اور بالآخر اُس وقت تک ایمان نہیں لائے جب تک کہ انہوں نے بدر اور متعدد دُوسرے مقامات پر سردارانِ قریش کی ہلاکت اور ذلّت آمیز ہزیمت کی شکل میں عذابِ الیم کو نہ دیکھ لیا۔ فتح مکّہ کے بعد ہی وہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ جملہ مامورینِ الٰہی کے زمانہ میں مخالفینِ حق کی طرف سے آیاتِ الٰہی کا انکار اور حق کو دُنیا سے مٹانے پر اصرار اُنہیں اَور بھی زیادہ قعرِ مذلت میں گرانے اور اُنہیں اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا مصداق بنانے کا موجب ہوا۔ انعاماتِ الٰہیہ کے وہی لوگ مورد بنے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی قدر کرتے ہوئے حق کی مخالفت اور بالخصوص استہزاء، تضحیک اور ستم رانی سے اپنے آپ کو بچایا اور بالآخر حق کو قبول کرنے کے بعد مامورینِ الٰہی کی قوتِ قدسیہ کے تحت اپنی ہستی پر نیک انقلاب وارد کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصلیبِ مسیح کا عقیدہ اور قرآنِ حکیم

ڈاکٹر پیرنڈر کی کتاب پر ایک نظر

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۵/۲۱ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

ڈاکٹر E.G. PARRINDER لنڈن یونیورسٹی میں شعبۂ تقابل مذاہب کے ریڈر اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ عیسائیت میں تجدید کے قائل ہیں۔ ان کے خیال میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ذات کے بارہ میں بہت غلو ہوا۔ وہ ایک پیغمبر ہیں۔ لیکن نمونہ کے لحاظ سے یکتا، منفرد، اور سب سے افضل ہیں۔ صاحب موصوف مشرقی افریقہ میں مبشرین اسلام واحمدیت سے مل چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ سے انہیں کد ہے، بالخصوص اس نظریہ کی وجہ سے برہم ہیں کہ حضرت مسیح صلیب سے بچا لئے گئے۔ بلاد شرقیہ میں ہجرت فرما ہوئے اور کشمیر میں دفن ہیں اپنی کتابوں میں جہاں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہیں وہاں مذکورہ نظریہ کے متعلق بھی اظہار خیال ہوتا ہے Jesus in Koran میں انہوں نے "رفع عیسٰی" پر بہت کچھ لکھا ہے۔ ان کی دوسری کتاب ہے WAHT WORLD RELIGIONS TEACH? — اس میں بھی جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر آئے اور وفات مسیح کا ذکر نہ آئے۔ یہ بات ممکن نہیں ارشاد ہوتا ہے تصلیب مسیح کے متعلق احمدیوں کا دعوے قرآن کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے مسلمانوں نے بھی رد کر دیا ہے اور عیسائی بھی رد کر چکے ہیں۔ اسلئے یہ نظریہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر پیرنڈر نے یہ دعوے اس وقت کیا ہے جبکہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علم کلام کی تائید میں یورپ میں بعض اہم کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

"نذرین گاسپل" THE NAZARENE GOSPEL RESTORED ایک ہزار صفحوں پر مشتمل ہے جو کہ رابرٹ گریوز جیسے عالمی شہرت رکھنے والے عالم، ماہر اساطیر قدیمہ، شاعر، مورخ اور مصنف نے اپنے رفیق "یشوعا پوڈرو" کے تعاون سے لکھا ہے ان کی دوسری کتاب Jesus in Rome ہے۔ ان کتابوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عیسائیت اور نیا عہدنامہ اپنی اصلی شکل میں ہمارے سامنے نہیں ہے۔

تحریفات نے اس کا حلیہ بگاڑ دیا ہے توحید سے تثلیث کے سفر میں کیا کیا تغیر و تبدل ہوا۔ اس کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح صلیب سے بچا لئے گئے تھے اور بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے تھے وہ کشمیر میں دفن ہیں؛ رابرٹ گریوز کے نزدیک یہ ایک فیصلہ طلب عقدہ اور کھلا سوال ہے جو کہ دنیا کے سامنے ہے رابرٹ گریوز لکھتے ہیں پہلی جنگ عظیم میں بم کے دھماکے سے ایک ٹکڑا میرے پھیپھڑے میں پیوست ہو گیا۔ ۳۰ گھنٹے تک میں بظاہر مرا رہا پھر زندہ ہو گیا ہم یورپی دنیاداروں کی قوت مدافعت جب اتنی ہے تو ایک ایشیائی فرستادہ اور حذار سیدہ انسان صرف تین گھنٹے میں مر گیا؟ یہ بات قرین قیاس نہیں۔ طبی نقطہ نگاہ سے یسوع سے مشابہ کیفیت مجھ پر گذر چکی ہے۔ یسوع کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ میرے گہرے زخم سے خون بہنا بھی بند ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے مجھے مردہ تصور کر کے ایک میدان میں ڈال دیا اور زندوں کی مرہم پٹی کرنے لگے میں چوبیس گھنٹے تک وہیں پڑا رہا۔ تیس گھنٹوں کے بعد مجھ میں زندگی عود کر آئی لکھتے ہیں:-

"ایک تجربہ کار ڈاکٹر بیماری کے درمیان میری مرہم پٹی کے لئے آیا۔ . . . . اس نے میری حالت سکر کو موت تصور کیا کیونکہ میری انگلی پر لگے ہوئے ایک گہرے زخم سے خون بہنا بھی بند ہو چکا تھا۔ چنانچہ مجھے ایک طرف ڈال دیا گیا۔ میں قریباً چوبیس گھنٹے وہیں پڑا رہا اس عرصہ کے بعد مجھ میں زندگی کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے

یسوع کو ادویات آمیز چادر میں رکھا گیا تھا جو اس کے بدن کو گرم رکھنے کے لئے تیار کی گئی۔ اور یہاں یہ معاملہ تھا کہ بغیر کسی طبی امداد کے لازمی جسمانی حرارت کم و بیش تیس گھنٹہ تک قائم رہی۔ ایشیائی حذار سیدہ لوگوں کی جسمانی قوت مدافعت یورپی دنیاداروں کے بالمقابل خصوصی شہرت رکھتی ہے بایں صورت کوئی وجہ نہیں کہ یسوع نے اتنے عرصہ تک زندگی کے لئے ضروری حرارت کو قائم نہ رکھا ہو"

(نذرین گاسپل ص ۲۹/۷۶ حاشیہ)

اس کتاب پر مذہبی حلقہ کی طرف سے رد عمل اس شدت سے ہوا کہ معاملہ ہائی کورٹ تک گیا اور پھر رفع دفع ہوا

(۲)

ڈاکٹر پیرنڈر فرماتے ہیں:- کہ احمدیوں کے نظریہ کو عیسائی علماء کلی طور پر رد کر چکے ہیں۔ اگر عیسائیت سے مراد چرچ کا عقیدہ ہے تو ازیں صورت حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ڈاکٹر پیرنڈر کے جدید نظریات کو کون چرچ مانتا ہے؟ اگر علمی اور تاریخی تنقید کے بعد قبولیت کا سوال ہے تو وہ یورپ میں حاصل ہو رہی ہے امریکہ میں سپنسر لیوس یہی نظریہ پیش کر چکے ہیں۔ کفن مسیح پر تحقیق کے عالمی فونڈیشن کا لٹریچر اٹھا کر دیکھو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علم کلام کی جیت ہو رہی ہے خصوصاً

Inquest on Jesus
Did he die on the cross?

کتاب ملاحظہ ہو۔ باقی رہ گئے علماء اسلام تو ان کی وکالت کرنے کی ڈاکٹر صاحب کو ضرورت نہیں۔ علامہ سید رشید رضا المنار۔ اور علامہ محمود شلتوت کے اعلان حق کے بعد ڈاکٹر صاحب کو مطمئن ہو جانا چاہیئے۔

سعودی عرب کی مدد سے شائع ہونے والی علامہ اسد کی تفسیر القرآن (انگریزی) وفات مسیح کی شاہد ہے۔

(۳)

ڈاکٹر پیرنڈر صلیبی موت اور حضرت مسیح علیہ السلام کے روحانی احیاء کے قائل ہیں بقول انکے قرآنی نظریہ یہ ہے کہ حضرت مسیح قتل و صلیب سے بکلی بچا لئے گئے اور آسمان پر اٹھا لئے گئے

قرون اولی میں ایک عیسائی فرقہ یہ تھا کہ حضرت مسیح کا جسم مادی نہیں بلکہ روحانی ہے۔ یہود نے ایک خیالی پیکر کو اپنی دانست میں صلیب پر چڑھایا۔ روحانی پیکر کو صلیب پر چڑھانا ممکن نہیں۔ اصل جسم آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

ڈاکٹر پیرنڈر کہتے ہیں کہ قرآن نے قتل و صلیب سے انکار کر کے رفع عیسٰی کا ذکر کیا ہے گویا اسی مکتب فکر کے خیال کو پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر پیرنڈر بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن نے اس قسم کے خیالی عقیدہ کی پورے طور پر تردید کی ہے۔ فرمایا۔ انبیاء کے جسد کو ہم نے ایسا نہیں بنایا کہ کھانے پینے کے محتاج نہ ہوں۔ حضرت مسیح اللہ کے محض ایک رسول تھے وہ اور ان کی والدہ اکٹھے کھایا کرتے۔ گویا ان کا مادی جسم تھا۔ وہ کوئی ایسا پیکر نہیں رکھتے تھے۔ جو کہ محض روح ہو یا دوہری شخصیت کا حامل ہو۔

اس کے بعد یہود کا اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ کا رد ہے۔ خصوصاً اس عقیدہ کی قرآن حکیم نے تردید کی یہود کی کتاب "تولیدوت یشوعا" میں لکھا ہوا ہے اور انجیل میں اعمال الرسل (۵/۳۰) میں اس کی طرف اشارہ ہے بلکہ یہود یہ مانتے تھے کہ حضرت مسیح کو مارنے کے بعد صلیب پر چڑھایا گیا۔ عہد نبوی کے یہودی بھی یہی مانتے تھے کہ ہم نے حضرت مسیح کو قتل کرنے کے بعد صلیب پر چڑھایا۔ یہود میں رواج یہ تھا کہ وہ قتل کرنے کے بعد صلیب پر چڑھاتے تھے۔ (استثناء ۲۱/۲۲)

رومنوں کا رواج تھا کہ وہ مارنے کے لئے صلیب دیتے تھے۔ ایسا طریق رومن سزا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ممکن نہیں تھا۔ لیکن واقعہ کی یہ صورت یہود نے اس لئے اختراع کی کہ مشہور یہ ہو گیا تھا کہ حضرت مسیح پر صلیب کی لعنت نہیں ہوئی وہ صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ اس خبر کی تردید کے لئے قرون اولیٰ کے یہود نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے مسیح کو اپنے رواج کے مطابق پہلے قتل کیا پھر صلیب پر چڑھایا۔ لہذا تکمیل صلیب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر ذکر ہو رہا ہے۔ قرون اولیٰ میں یہودیوں نے ایک انجیل مرتب کی جس کا نام "تولیدوت یشوع" ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یسوع کو گرفتار کرکے وادی الحجارہ میں لے گئے وہاں اسے مار دیا۔ پھر ایک درخت پر صلیب دی گئی۔ وہ درخت ٹوٹ گیا۔ پھر دوسرے پر صلیب دی گئی۔ اس خیال کے یہودی بھی تھے کہ یسوع کو براہ راست صلیب پر مارا گیا

قرآن حکیم نے ان کے رد میں یہ بتایا کہ یہود کا یہ عقیدہ کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جو اللہ کا رسول ہونے کا مدعی تھا قتل کر دیا اور یہ کہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی طرف مرفوع نہیں ہوتا سراسر باطل ہے نہ وہ قتل ہوئے نہ صلیب کے ذریعہ مارے گئے۔ وہ جھوٹے نبی نہیں تھے جن کے لئے تورات میں قتل کا فتویٰ ہے۔ (العیاذ باللہ) وہ خدا سے دور اور اس کی بارگاہ کے مردود نہیں تھے۔ جن کے متعلق تورات میں ہے مصلوب لعنتی موت مرتا ہے۔ بلکہ مسیح ابن مریم رسول اللہ کو اپنی طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی اس کو اپنا قرب عطا کیا۔ اپنے عرش اور بارگاہ کی رفعت سے نوازا اور مرنے کے بعد اس کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دی یہ ہے مفہوم یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ اور بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ کا۔ قرآن حکیم کا یہ کمال ہے کہ وہ اپنی تفسیر خود کرتا ہے۔ قرآن کریم نے خلیل اللہ کی ہجرت کو۔ اِنِّیْ مُھَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ۔ کے الفاظ میں بیان کیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں موت کا ذکر ہے۔ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ میں بھی صلیبی موت سے نجات۔ ہجرت الی اللہ اور طبعی وفات پالینے کا ذکر ہے رفع کے مختلف مدارج ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک سطح مرتفع (ربوہ) پر پناہ دی گئی۔ جو کہ سرسبز و شاداب اور چشموں والی جگہ تھی۔ کشمیر کا ایک پرانا مورخ کہتا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس سے وادی اقدس کشمیر کی طرف "مرفوع ہوئے"

گویا علمائے اسلام میں "رفع" کی صحیح تشریح کرنے والے لوگ موجود تھے۔

الغرض زندگی میں حضرت مسیح بچائے بھی گئے۔ انہیں عزت ملی۔ بارگاہ خداوندی کی نعمتیں انہیں حاصل ہوئیں۔ مرنے کے بعد فرمایا۔ رَافِعُکَ اِلَیَّ اس کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دی گئی۔

الغرض حضرت مسیح زندگی میں اور مرنے کے بعد بارگاہ خداوندی میں گویا گوناگوں نعمتوں سے نوازے گئے یہی مفہوم بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ کا ہے اس سے مذکورہ مضمون کا اس خیالی عقیدہ سے کیا تعلق جو کہ قرون اولیٰ کے ایک سوفسطائی وہمی شخص نے پیش کیا کہ حضرت مسیح کا پیکر وجود ایک روح تھا اسے صلیب دینا ممکن نہیں تھا۔ بظاہر صلیب دیا گیا۔ (حالانکہ) صلیب نہیں پائی

(۴)

ڈاکٹر ہیرنڈر کو مَا صَلَبُوْہُ سے دھوکا لگا اس کے یہ معنے نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کے بدن کو زخمی بھی نہیں کیا تھا بلکہ یہ معنے ہیں کہ صلیب پر وہ مرے نہیں۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ قتل و صلیب کی وضاحت سے فرمایا

اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا

(مائدہ ۳۴)

ان میں سے ایک ایک کو قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکا کر مارا جائے اس نہج پر وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ کے معنے ہیں اور نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے صلیب پر مارا یعنی عام قتل اور قتل بذریعہ صلیب دونوں کی نفی ہے لغت میں ہے اَلتَّصْلِیْبُ الْقِتْلَۃُ الْمَعْرُوْفَۃُ صلیب کے معنے ایک معروف طریق سے مار دینا ہے آگے فرمایا

وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ بلکہ وہ ان کے لئے مشابہ بالمصلوب ہو گیا صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب نے زخمی کیا۔ مارا نہیں۔

قرآنی بیان بالکل واضح ہے

(۵)

ڈاکٹر ہیرنڈر نے ایک ایسے فرقے کا تو حوالہ دیا ہے جو حضرت مسیح کے جسم خاکی کو روح سمجھتا تھا۔ اس لحاظ سے صلیبی موت کا منکر تھا۔ انہوں نے اس باطنی فرقے کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ جس کے ۱۹ صحیفے مصر کے آثار قدیمہ سے برآمد ہوئے ہیں۔ اس فرقہ کے لٹریچر میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکایا تو گیا لیکن جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ وہ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ غلطی خوردہ ہیں۔

These who say
that the Lord
died first &
then rose up
are in error 104/15

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے آقا پہلے صلیب پر فوت ہو گئے تھے پھر زندہ ہو گئے سراسر غلط کہتے ہیں۔ یہ الفاظ باطنی فرقہ کی انجیل فلپ کے ہیں یہ انجیل ۱۹۶۲ء میں اشاعت پذیر ہوئی اس کی اصل زبان قبطی ہے۔

(۶)

اسی طرح صاحب موصوف نے کلیسائے مشرق کے قدیم لٹریچر کا حوالہ نہیں دیا۔ ان کی تحویل میں قرن اول کے نصاریٰ کی حمد نظمیں تھیں۔ ان نظموں کا انکشاف ۱۹۰۹ میں ہوا۔ ان کی زبان سریانی ہے جو کہ حضرت مسیح کی مادری زبان کے قریب ہے۔ ان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ زیادہ تر نظموں میں خود حضرت مسیح علیہ السلام بول رہے ہیں۔

ان نظموں کا مضمون یہ ہے کہ میری حالت موت کے مشابہ ہو گئی تھی۔ لوگ مجھے مردہ سمجھتے رہے حالانکہ میں زندہ تھا میں نئی زندگی سے آشنا ہو کر منتشر اسباط کے پاس پہنچا۔ انہوں نے مجھے قبول کیا۔ ان نظموں کی قدامت کا اندازہ اسی امر سے لگا سکتے ہیں کہ صحائف قمران میں ایک فرستادہ حق کی عبرانی نظمیں پائی ہیں۔ عبرانی اور سریانی نظموں میں حیرت انگیز مشابہت ہے۔ فرق یہ ہے کہ عبرانی نظموں میں "صادق استاذ" کا نام مخفی ہے سریانی نظموں میں ظاہر۔ سریانی نظموں میں موت سے رستگاری کا ذکر ہے۔ سریانی نظموں میں اس کے بعد کے دور یعنی حضرت مسیح کی سیاحت اور تبلیغ و ارشاد کا بیان ہے علماء مانتے ہیں کہ سریانی نظمیں نصاریٰ کے قدیم ترین لٹریچر کا حصہ ہیں ان نظموں نے آیت مبارکہ ولکن شُبِّہَ لَھُمْ کے چہرہ سے نقاب اٹھا دیا ہے کیونکہ صاف لکھا ہے کہ میں صلیبی موت سے بچایا گیا۔ میں نے ایک نئی ہیئت اختیار کی۔ لوگ سمجھتے تھے کہ میں مر گیا ہوں لیکن میں زندہ تھا۔ وہ محو حیرت تھے کہ ہو کیا گیا ہے۔

(۷)

سریانی نظمیں ان مشرقی عیسائیوں کا سرمایہ ہیں جو کہ ایڈیسہ۔ نصیبین اور شمالی عراق کے دوسرے مقامات میں بسے ہوئے تھے۔ تاریخ کلیسیا میں ہے کہ چوتھی صدی تک ایڈیسہ میں عبادت کے وقت یہ مناجات پڑھی جاتی تھیں ایڈیسہ کا بادشاہ بھی عیسائی ہو گیا تھا۔ یہ پہلا عیسائی بادشاہ ہے نام ابگر ہشتم ہے۔ اس کا زمانہ ۱۷۷ تا ۲۱۳ عیسوی ہے۔ گویا اس نے ۳۶ سال حکومت کی۔ یہ کلیسیا حواریوں اور تابعین کی بنا کردہ ہے ابگر ہشتم کے عہد حکومت میں جو سریانی لٹریچر تیار ہوا اس میں یہ نظمیں شامل ہیں ایڈیسہ میں یہ نظمیں عبادت کے وقت پڑھی جاتی تھیں چوتھی صدی تک اس رواج کا ثبوت ملتا ہے۔ عہد حاضر کی ایک عظیم کتاب جس کا تعارف مشہور مورخ ٹائن بی نے کرایا ہے۔

THE CRUCIBLE
OF CHRISTIANITY

(عیسائیت کی کٹھالی) کے نام سے اشاعت پذیر ہوئی اس میں لکھا ہے کہ ایڈیسہ (آرمینیا) کے ابتدائی چرچ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کلیسیا کی بنا خود مسیح نے رکھی تھی اور ان کی اولاد ان کی جانشین ہوتی تھی۔ ان میں یہ روایت مشہور تھی کہ مریم مگدلینی حضرت مسیح کی رفیقہ حیات تھیں انجیل فلپ جو کہ عبرانی عیسائیوں سے منسوب ہے۔ اس میں اس شادی کا ذکر ہے۔ اسی سریانی کلیسیا نے ان نظموں کے علاوہ حضرت مسیح کے اقوال و ارشادات توما حواری کو جمع کیا۔ ان کا فلسفہ باطنی فرقے سے ملتا جلتا ہے۔ ان اقوال میں حضرت مسیح کی ہجرت کا ذکر ہے۔ پھر اس کلیسیا نے ایک طویل نظم "نعل مصر" کے نام سے تیار کی اس نظم میں ارشاد ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی والدہ دور مشرق میں ایک سطح مرتفع پر آباد ہیں حضرت مریم کو خاتون مشرق کے خطاب سے یاد کیا گیا۔ اس کلیسیا نے توما کی ہندوستان کی تبلیغی مہمات کو بھی جمع کیا۔

اس کتاب کا نام "اعمال توما" ہے اعمال توما بعد میں محرف و مبدل ہو گئے۔ آج بھی اس صحیفہ میں حضرت مسیح کی ہندوستان میں موجودگی کی پرچھائیں موجود ہے۔ ان انکشافات سے یہ امر واضح ہے کہ دوسری صدی کے بادشاہ ابگر ہشتم نے صلیبی حادثہ کے بعد کے اقوال مسیح نظمیں اور حالات جمع کروائے تھے یہ قیمتی لٹریچر بعد ازاں روش چرچ کی احتساب کی نظر ہو گیا۔ نتیجہ مخفی جگہوں پر چھپا دیا گیا۔ بیسویں صدی میں یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیشتر یہاں نسخے برآمد ہوئے۔ جس سے یہ امر ظاہر ہوگیا کہ دوسری صدی کے آخر میں حضرت مسیح ناصریؑ کی سیر و سیاحت اور بلادِ شرقیہ میں تبلیغ و ارشاد کی کہانی سریانی کلیسیا میں متعارف تھی۔ چوتھی صدی میں رومن چرچ کے عروج کی وجہ سے یہ کہانی دب گئی۔ جارج مُور نے سریانی کہانی کو بنیاد بنا کر حضرت مسیحؑ کا "افسانہ حیات" مرتب کیا ہے۔ جس میں صلیبی موت سے نجات اور ہندوستان میں ہجرت، مرکزی خیال ہے۔ یہ ایک FICTION ہے لیکن بقول ناول نگار اصل کہانی سریانی کلیسیا میں مشہور تھی۔

گویا دوسری صدی میں ایک طرف ایڈیسہ اور نصیبین میں اور دوسری طرف مصر کے باطنی عیسائیوں میں صلیبی موت سے نجات اور ہجرت کا عقیدہ شائع اور متعارف تھا۔

ڈاکٹر پیرنڈر اتنے بڑے فاضل ہیں ان حقائق کو نظر انداز کر گئے۔ یہ امر خوشکن نہیں بلکہ افسوسناک ہے۔ (باقی)

ناصرات کا مالی جہاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ وقفِ جدید احمدی بچوں اور بچیوں (ناصرات) کے لئے مخصوص فرمایا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے والدین کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ بچوں اور بچیوں کو اپنے جیب خرچ میں سے چندہ مذکورہ ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے ہمیں نہایت توجہ اور مستعدی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹریوں اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں سے گزارش ہے کہ وہ خود یہ چندہ تمام ناصرات سے وصول کر کے مرکز کو ارسال کریں۔ اگر کسی جگہ مردوں کی تنظیم کے ذریعہ ہی چندہ دینا پڑے تو ناصرات کی طرف سے دی گئی رقم کی وضاحت کر دیں خصوصاً اس صورت میں جب چندہ اطفال اور ناصرات کا اکٹھا دیا جا رہا ہو ورنہ یہ رقم شعبہ ناصرات میں درج نہ ہو سکے گی۔ چندہ وقفِ جدید کی شرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچاس پیسے ماہوار یا چھ روپے سالانہ مقرر فرمائی ہے لیکن اگر گھر کا ہر بچہ علیحدہ چندہ نہ دے سکتا ہو تو سب مل کر ۵۰ پیسے دینے کی رعایت سے فائدہ اٹھائیں اور صاحب حیثیت مقررہ شرح سے زیادہ دینے کی سعادت حاصل کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ یکم مارچ ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر میری بھتیجی عزیزہ حامدہ ایم۔اے، بی۔ایڈ بنت نائب صوبیدار ملک عبداللہ خان صاحب (ریٹائرڈ) ڈسکہ کا نکاح عزیزم ملک محمد لطیف صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ ابن ملک محمد شریف صاحب شریف مارکیٹ ساہیوال کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(ملک غلام نبی ربوہ)

۲۔ مؤرخہ ۲۸-۲-۷۵ بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ میں مکرم محمد عارف صاحب ولد فیض محمد صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر محلہ دھاروال کا نکاح ہمراہ پروین اختر بنت عبدالخالق صاحب سکنہ ٹھروہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر یہ خاکسار نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقفِ جدید رائے پور ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم جناب مولوی احمد الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر آجکل بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انکو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(جمال الدین احمد ایجنٹ روزنامہ الفضل جھنگ صدر)

۲۔ محترم حاجی شیخ دوست محمد صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، آمین۔ نیز ہمارا صحیح پتہ یہ ہے:۔ حاجی شیخ دوست محمد صاحب منور احمد کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۰۱۳

مَیں عبدالباری شاہد ولد عبدالغفار شاکر صاحب قوم ارائیں پیشہ فوٹو گرافی عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد عبدالباری شاہد معرفت میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ۔ گواہ شد لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۱/۲۸ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد اختر حسین ولد چوہدری نیک محمد صاحب۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۴

مَیں مسعودہ بیگم بیوہ مرزا نثیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ گھریلو ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ مسعودہ بیگم بر مکان سید ولی اللہ شاہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد نصیر الدین ولد محمد دین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد سید محمد اللہ شاہ ابن سید مسعود مبارک شاہ صاحب۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۵

مَیں طلعت گوندل بنت میاں محمد شفیع صاحب گوندل قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزن ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۹۷۵۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ طلعت گوندل ۴۹۸/۴۴ حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد ارشد گوندل برادر موصیہ گواہ شد قاسم الدین ۱۲۲/۴۴۳ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۶

مَیں رابعہ بی بی بیوہ چوہدری جہان خان صاحب مرحوم۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۰ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد موجودہ -/۴۰۰۰ روپے (اس میں حق مہر -/۳۲ روپے شامل ہے)

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ رابعہ بی بی بیوہ چوہدری جہان خان صاحب مرحوم بمقام چک ۸۰ شمالی ضلع سرگودھا۔
گواہ شد شریف احمد معلم وقفِ جدید چک ۸۰ شمالی
گواہ شد محمد نواز پسر موصیہ۔

شکریہ احباب

خاکسار کا گم شدہ بچہ عزیز طاہر احمد تقریباً ایک ماہ بعد ۱۴ اپریل کو سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے مل گیا ہے (الحمد للہ) مَیں ان سب احباب بزرگوں، بہنوں کا ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اور میری اہلیہ کو تسلی دی نیز ہماری پریشانی دور ہونے کیلئے دعا کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(عبدالقدیر خان اکاؤنٹنٹ (واپڈا) وند الہ روڈ شاہدرہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء کو سات بجے صبح بمقام کراچی حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مختصر علالت کے بعد تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ اپنی آخری علالت میں اپنے پوتے مکرم عبدالباسط صاحب مہتہ (ابن مکرم عبدالرزاق صاحب مہتہ) کے پاس فروکش تھیں جنہوں نے خود اور ان کی والدہ محترمہ نے جانفشانی کے ساتھ حقِ خدمت ادا کیا۔

جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز لائلپور اور وہاں سے ربوہ لایا گیا۔ رات نو بجے بعد نمازِ عشاء نمازِ جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے پڑھائی جس کے بعد مرحومہ کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بڑی اچھی طرح اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضور علیہ السلام اپنے اہلِ بیت کے ہمراہ جب صبح سیر کو جایا کرتے تھے تو حضرت امّاں جانؓ کے ہمراہ مرحومہ بھی شریکِ سیر ہوتی تھیں۔ اپنے بزرگ شوہر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کے دوش بدوش سلسلہ کی خدمات کے لئے کمربستہ رہتی تھیں۔ فریضۂ حج بھی ادا کر چکی تھیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم عبدالسلام صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے وفات کے وقت حاضر نہ ہو سکے۔ اکلوتی بیٹی امۃ الرحیم خانم صاحبہ آخری وقت پہنچ گئیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عبدالمنعم خان کرٹک کو ۱۸ اپریل ۱۹۷۵ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سب بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادمِ دین، صاحبِ عمر و اقبال بنائے۔

نومولود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عبدالرشید صاحبؓ بٹالوی کا پڑنواسہ اور حضورؑ کے ایک اور صحابی حضرت ڈاکٹر عبدالغنی خان صاحب کرٹک مرحوم کا پڑپوتا ہے۔

عزیز موصوف کا نام اس کے بہادر شہید چچا عبدالمحسن خالد کرٹک ستارۂ جرأت کے نام پر خالد کرٹک تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(بیگم ڈاکٹر عبدالغفور خان کرٹک، ۱۳ جہلم روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصیر احمد صاحب طاہر آف کرونڈی کو ۱۷ اپریل ۱۹۷۵ء بروز جمعرات پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم سیٹھ ثناء اللہ صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالغفور صاحب کارکن وقفِ عارضی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور۔ سندھ)

درخواستِ دُعا

میری والدہ محترمہ (زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ حلقہ محمود آباد کراچی) ۱۷ اپریل کو ربوہ ریلوے سٹیشن پر سرگودہا ایکسپریس سے اترتے ہوئے پلیٹ فارم سے نیچے ریلوے لائن پر گر کر شدید زخمی ہو گئی ہیں۔ دائیں ٹانگ کی ہڈی گھٹنے کے اوپر سے ٹوٹ گئی ہے اور اسی ٹانگ پر گھٹنے سے نیچے بھی ایک بڑا زخم آیا ہے۔ باقی جسم پر بھی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے استدعا ہے کہ ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ امی جان آجکل راولپنڈی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

(ناصر احمد ۷۸۳ x)

اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں ہمارا اپنا فائدہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے۔ وہ اُس دن سے غنی ہے جب اس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا .... جب تمہارا سخی جب تمہارا دیا لو جب تمہارا بخشنہار رب تمہارے دروازے پر آ کر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدِنظر ہوتا ہے"۔

عہدیدار اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی بروقت وصولی کا خاص خیال رکھیں اور کوشش کریں کہ کسی فرد کے ذمے کوئی بقایا نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ایک نہایت مفید ٹریکٹ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا مضمون "میرا دین" جو مختلف اخبارات و رسائل میں چھپا ہے مکتبہ الفرقان کی طرف سے برائے اشاعت بصورت ٹریکٹ طبع ہو چکا ہے۔ اس کی تھوڑی سی تعداد باقی ہے۔ سفید کاغذ پر طبع ہوا ہے۔ اس کے ٹائیٹل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس "ہمارا مذہب" بھی طبع ہوا ہے۔

قیمت فی نسخہ بیس پیسے اور فی سینکڑہ بیس روپے علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

لجنات اماء اللہ کا سالِ رواں کا پہلا امتحان

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ لجنہ مرکزیہ کے تحت سالِ رواں کا پہلا امتحان ۲۵ مئی ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ امتحانات کے پرچہ جات بھجوائے جا چکے ہیں تمام لجنات سے التماس ہے کہ وقتِ مقررہ پر امتحانات کے پرچہ جات لے کر مرکز میں بھجوانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

لجنات کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے لیکن بعض لجنات کی طرف سے چندہ جات کی بالکل وصولی نہیں ہوئی۔ لجنات کی عہدہ داران کو چندہ کی وصولی کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جانوروں کا مہلک اپھارہ

"شفائے اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے جادو کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ قیمت ۷۵/۔ درجن اور ناٹدیرہ ۳۰ فیصدی کمیشن رسالہ جانوروں کی مجرب دوائیں مفت

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شفتل، برسیم سے ہونیوالا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے اکسیر اپھارہ کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس۔ درجن یا زیادہ پر ایجنسی، ۲ درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔

حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴